161
سلسلہ منبر اللجنة العلمية

التبیان
Islamic Center

خطبہ جمعۃ المبارک

خطبہ رائٹر

حافظ زبیر بن خالد مرجالوی حفظہ اللہ تعالیٰ

عنوان

عمل قلیل، اجر کثیر

15 اپریل 2022 — 13 رمضان 1443 ھ

زیر اہتمام التبیان اسلامک سنٹر لاہور پاکستان

0308-6222418 0311-1701903

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

عمل قلیل، اجر کثیر

❁ عبادات ❁ صدقات وخیرات ❁ اخلاقیات
❁ جہاد فی سبیل اللہ ❁ ذکر ودعا

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا ا للّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَمَّا بَعدُ فَاَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ(وَسَارِعُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ﴿آل عمران:133﴾

برادران اسلام!

ہر انسان فطری طور پر یہ بات چاہتا ہے کہ اس کو کم سے کم محنت میں زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل ہوجائے۔اس کے لئے وہ طرح طرح کی تدابیر اختیار کرتا ہے۔ایک تاجر کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کو ایسا مال تجارت ہاتھ لگے جس میں کم سے کم وقت اور سرمایہ میں زیادہ نفع حاصل ہوجائے۔اسی طرح ایک کسان کی بھی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ ایسی چیز کاشت کرے جس میں کم سے کم محنت ومشقت میں پیداوار زیادہ ہواور بازار میں اس کی قیمت زیادہ لگے۔

یہ تو ہے دنیا کے عارضی فائدے کا معاملہ،اسی طرح ایک مسلمان بھی اسی فطری تقاضے کی بناء پر ایسے نیک اعمال کو اختیار کرتا ہے جس میں اس کو زیادہ سے زیادہ اخروی درجات ملنے کی امید ہو۔خاص کر ایسے اوقات میں جبکہ اللہ رب العزت کی جانب سے نیک اعمال کی طرف راغب ہونے پر انعام واکرام کی بارش ہوتی ہو ۔چناچہ اسی فطری تقاضے کے تحت مسلمانوں کے لئے مختلف فرائض ونفلی امور کی ادائیگی پر مختلف اجر وثواب کو قرآن وحدیث میں کثرت سے بیان کیا گیا ہے تاکہ ان میں نیکیوں میں رغبت اور برائیوں سے نفرت پیدا ہو۔

آج کے خطبہ جمعہ میں چند ایسے اعمال کا تذکرہ کیا جاتا ہے،جو بظاہر تو بہت معمولی اور آسان ہیں،مگر

اجروثواب میں بہت بڑے اعمال ہیں۔تاکہ ماہ رمضان کی ان بابرکت ساعات میں ان اعمال کے ذریعے ہم زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرسکیں۔

عبادات

صرف دو رکعتوں سے جنت واجب:

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ، مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ، إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

”جو شخص وضو کرے اور خوب سنوار کر اچھا وضو کرے۔پھر کھڑا ہو کر دل اور منہ سے (ظاہری و باطنی طور پر) متوجہ ہو کر دو رکعت (نفل) نماز ادا کرے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔“

صحیح مسلم:234

وضو کے بعد دعا پڑھنے سے جنت کے آٹھوں دروازوں کو کھل جانا:

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو شخص پورا وضو کرے اور پھر کہے:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ

”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔وہ اکیلا ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔“

تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جاتے ہیں کہ جس سے چاہے داخل ہو۔

صحیح مسلم:234

فرضی نماز کے لیے مسجد میں جانے حج کا ثواب:

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

مَنْ مَشَى إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فِي الْجَمَاعَةِ، فَهِيَ كَحَجَّةٍ، وَمَنْ مَشَى إِلَى صَلَاةِ تَطَوُّعٍ فَهِيَ كَعُمْرَةٍ تَامَّةٍ

جو آدمی جماعت سے فرض نماز پڑھنے نکلتا ہے تو اس کا ثواب حج کے برابر ہے اور جو نفلی نماز کے لئے نکلتا ہے تو اسے عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

(صحیح الجامع:6556)

ایک دوسری روایت میں ساتھ یہ بھی وضاحت ہے کہ فرضی نماز پڑھنے کے لیے گھر سے وضو کر کے جانا ہے، چنانچہ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ

جو شخص اپنے گھر سے وضو کر کے فرضی نماز (پڑھنے کے لیے) نکلے تو اس کا اجر احرام والے حاجی کی طرح ہے۔

سنن ابی دواد:558،قال الالبانی:حسن

مسجد میں دینی تعلیم کے لیے جانے سے حج کا اجر:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يَتَعَلَّمَ خَيْرًا أَوْ يَعْلَمَهُ، كَانَ لَهُ كَأَجْرِ حَاجٍّ تَامًّا حِجَّتُهُ

جو مسجد کی طرف علم حاصل کرنے یا علم سکھلانے کے لئے نکلتا ہے تو اسے مکمل حج کے برابر ثواب ملتا ہے۔

(صحیح الترغیب:86)

دو رکعتیں دنیا و مافیھا سے بہتر:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

فجر کی دو رکعت (سنت) پوری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے، اس سے بہتر ہیں۔

صحیح مسلم:725

دو نمازوں سے پوری رات کے قیام کا ثواب:

عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ نے کہا کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے بعد مغرب اور اکیلے بیٹھ گئے میں ان کے پاس جا بیٹھا۔ انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ

ﷺ فرماتے تھے:

مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ

جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا آدھی رات تک نفل پڑھتا رہا (یعنی ایسا ثواب پائے گا) اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی وہ گویا ساری رات نماز پڑھتا رہا۔

صحیح مسلم:656

ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور قیام کا ثواب:

اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَّلَ، وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ، وَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا أَجْرُ سَنَةٍ صِيَامُهَا وَقِيَامُهَا

جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور غسل کرایا، اور سویرے پہنچا، شروع سے خطبہ میں شریک رہا، امام کے قریب بیٹھا اور غور سے خطبہ سنا اور خاموش رہا تو اُسے اس کے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے صیام اور رات کے قیام کا ثواب ملے گا۔

سنن الترمذی:496، قال الالبانی:صحیح

سات سال کی مسافت سے جہنم سے دوری:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، بَعَّدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا

جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں (جہاد کرتے ہوئے) ایک دن بھی روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے ستر سال کی مسافت کی دوری تک دور کر دے گا۔

صحیح البخاری:2840

مکمل روزے کا اجر وثواب:

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا

جس نے کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو اسے بھی اس کے برابر ثواب ملے گا، بغیر اس کے کہ روزہ دار

کے ثواب میں سے ذرا بھی کم کیا جائے۔

سنن الترمذی:807،قال الالبانی:صحیح

صدقہ وخیرات

ایک کھجور پہاڑ بن جاتی ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلاَ يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، وَإِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ، كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ، حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الجَبَلِ

جو شخص حلال کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کرے اور اللہ تعالیٰ صرف حلال کمائی کے صدقہ کو قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے داہنے ہاتھ سے قبول کرتا ہے پھر صدقہ کرنے والے کے فائدے کے لیے اس میں زیادتی کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے کوئی اپنے جانور کے بچے کو کھلا پلا کر بڑھاتا ہے تا آنکہ اس کا صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔

صحیح البخاری:1410

بہترین صدقہ گھر والوں پر صدقہ ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ فِي رَقَبَةٍ، وَدِينَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَى مِسْكِينٍ، وَدِينَارٌ أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ، أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِي أَنْفَقْتَهُ عَلَى أَهْلِكَ

(جن دیناروں پر اجر ملتا ہے ان میں سے) ایک دینا وہ ہے جسے تو نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا ایک دینار وہ ہے جسے تو نے کسی کی گردن (کی آزادی) کے لیے خرچ کیا ایک دینار وہ ہے جسے تو نے مسکین پر صدقہ کیا اور ایک دینار وہ ہے جسے تو نے اپنے گھر والوں پر صرف کیا ان میں سب سے عظیم اجر اس دینار کا ہے جسے تو نے اپنے اہل پر خرچ کیا۔

صحیح مسلم:995

بیواؤں اور مسکینوں کی مدد جہاد، یا رات بھر کے قیام اور دن کے روزہ رکھنے کے برابر:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

السَّاعِي عَلَى الأَرْمَلَةِ وَالمِسْكِينِ، كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوِ القَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ

النَّهَارَ

بیواؤں اور مسکینوں کے کام آنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے، یا رات بھر عبادت اور دن کو روزے رکھنے والے کے برابر ہے۔

صحیح البخاری:5353

حسن اخلاق اور معاملات

نماز، روزہ اور صدقہ سے بھی افضل عمل:

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ» ، قَالُوا : بَلَى، قَالَ : »صَلَاحُ ذَاتِ البَيْنِ، فَإِنَّ فَسَادَ ذَاتِ البَيْنِ هِيَ الحَالِقَةُ

کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتادوں جو درجہ میں نماز، روزہ اور صدقہ سے بھی افضل ہے، صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ ضرور بتائیے، آپ نے فرمایا: وہ آپس میں میل جول کرادینا ہے۔ اس لیے کہ آپس کی پھوٹ دین کو مونڈنے والی ہے۔

سنن الترمذی:2509، قال الالبانی: صحیح

لوگوں کے لیے آسانی پیدا کرنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آسانی:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ، إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ، وَكَانَ مُوسِرًا، فَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ« ، قَالَ : " قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ : نَحْنُ أَحَقُّ بِذَلِكَ مِنْهُ، تَجَاوَزُوا عَنْهُ

تم سے پہلے والے لوگوں میں سے ایک آدمی کا حساب لیا گیا تو اس کے نامہ اعمال میں اس کے سوا کوئی نیکی نہیں تھی کہ وہ لوگوں سے میل جول رکھتا تھا اور خوشحال تھا، چنانچہ وہ اپنے نوکروں چاکروں کو حکم دیتا کہ تنگ دست سے تجاوز کرو۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: ہم اس کی نسبت اس (عفوو درگزر) کے زیادہ حق دار ہیں اس لیے اس نے اسے معاف کردیا۔

صحیح مسلم:1561

ترازو میں سب سے بھاری عمل:

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا شَيْءٌ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ المُؤْمِنِ يَوْمَ القِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ، وَإِنَّ اللَّهَ لَيُبْغِضُ الفَاحِشَ البَذِيءَ

قیامت کے دن مومن کے میزان میں اخلاق حسنہ سے بھاری کوئی چیز نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ بے حیاء، بدزبان سے نفرت کرتا ہے۔

سنن الترمذی:2002،قال الالبانی:صحیح

جہاد فی سبیل اللہ

مجاہد کے لیے جنت میں ایک سو درجات:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ فِي الجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ، أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ، كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَسَلُوهُ الفِرْدَوْسَ، فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الجَنَّةِ، وَأَعْلَى الجَنَّةِ، وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ، وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الجَنَّةِ

جنت میں سو درجے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے میں جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے، ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان ہے۔ پس جب تم اللہ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو کیونکہ وہ درمیانہ درجے کی جنت ہے اور بلند ترین اور اس کے اوپر رحمان کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔

صحیح البخاری:7423

ستر سال تک نماز پڑھنے سے بہتر عمل:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ میں سے ایک آدمی کسی پہاڑی کی گھاٹی سے گزرا جس میں میٹھے پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا، وہ جگہ اور چشمہ اپنی لطافت کی وجہ سے اسے بہت پسند آیا، اس نے کہا (سوچا): کاش میں لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر اس گھاٹی میں قیام پذیر ہو جاتا، لیکن میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کرلوں اس نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا، آپ نے فرمایا:

لَا تَفْعَلْ، فَإِنَّ مُقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ عَامًا،

أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الجَنَّةَ، اغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الجَنَّةُ

ایسا نہ کرو، اس لیے کہ تم میں سے کسی کا اللہ کے راستے میں کھڑا رہنا اپنے گھر میں ستر سال نماز پڑھتے رہنے سے بہتر ہے، کیا تم لوگ نہیں چاہتے ہو کہ اللہ تمہارے گناہوں کو بخش دے اور تم کو جنت میں داخل کردے؟ اللہ کی راہ میں جہاد کرو، جس نے اللہ کی راہ میں دو مرتبہ دودھ دوہنے کے درمیان کے وقفہ کے برابر جہاد کیا اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔

سنن الترمذی: 1615، قال الالبانی: حسن

شب قدر میں حجر اسود کے سامنے قیام کرنے سے بہتر عمل:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَوْقِفُ سَاعَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ عِنْدَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

ایک گھڑی اللہ کے راستے میں کھرے رہنا، لیلۃ القدر میں حجر اسود کے سامنے قیام کرنے سے افضل عمل ہے۔

صحیح ابن حبان: 4603، اسنادہ صحیح

محض ایک قے پر شہید کا اجر:

سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

الْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْقَيْءُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ، وَالْغَرِقُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ

(جہاد کے دوران) سمندر میں جسے چکر آئے اور قے آ جائے تو اسے ایک شہید کا اجر ملتا ہے اور جو اس میں ڈوب جائے اسے دو شہیدوں کا اجر ملتا ہے۔

سنن ابی داود: 2493، قال الالبانی: حسن

ذکر و اذکار

نماز کے بعد ذکر و اذکار کرنا:

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

جَاءَ الفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ مِنَ الأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ العُلاَ، وَالنَّعِيمِ المُقِيمِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُومُونَ كَمَا

نَصُومُ، وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ أَمْوَالٍ يَحُجُّونَ بِهَا، وَيَعْتَمِرُونَ، وَيُجَاهِدُونَ، وَيَتَصَدَّقُونَ، قَالَ :أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ إِنْ أَخَذْتُمْ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ، وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ إِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ تُسَبِّحُونَ وَتَحْمَدُونَ وَتُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلاَةٍ ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ

کچھ مسکین لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے اور بولے کہ مال والے تو بلند مقام اور جنت لے گئے۔ وہ ہماری ہی طرح نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں۔اوران کے لئے مال کی وجہ سے فضیلت ہے، مال سے حج کرتے ہیں، اور عمرہ کرتے ہیں، اور جہاد کرتے ہیں، اور صدقہ دیتے ہیں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جس کی وجہ سے تم پہلے والوں کے درجہ پا سکو اور کوئی تمہیں تمہارے بعد نہ پا سکے اور تم اپنے بیچ سب سے اچھے بن جاؤ سوائے ان کے جو ایسا عمل کرے۔ وہ یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد تم تینتیس بار(33) سبحان اللہ تینتیس بار(33) الحمدللہ اور تینتیس بار(33) اللہ اکبر کہو۔

(صحیح البخاری:843)

بے حد عظمت والے چار کلمات:

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ صبح کے وقت ہی نماز ادا کرنے کے بعد ان کے پاس سے چلے گئے اور وہ اپنی جائے نماز پر ہی بیٹھی ہوئی تھیں پھر دن چڑھے آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو وہ وہیں بیٹھی ہوئی تھیں آپ ﷺ نے فرمایا جس وقت میں تمہارے پاس سے گیا ہوں تم اسی طرح بیٹھی ہوئی ہو؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں نبی ﷺ نے فرمایا میں نے تیرے بعد ایسے چار کلمات تین مرتبہ کہے ہیں کہ اگر تیرے آج کے وظیفہ کو ان کے ساتھ وزن کیا جائے تو ان کلمات کا وزن زیادہ ہوگا (وہ کلمات یہ ہیں):

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ

اللہ کی تعریف اور اسی کی پاکی ہے اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی رضا اور اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔

صحیح مسلم:2726

اڑھائی ہزار نیکیاں:

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

دو عادتیں ایسی ہیں جنہیں جو بھی مسلمان پابندی اور پختگی سے اپنائے رہے گا وہ جنت میں جائے گا، دھیان سے سن لو، دونوں آسان ہیں مگران پر عمل کرنے والے تھوڑے ہیں، ہر نماز کے بعد دس بار اللہ کی تسبیح کرے (سبحان اللہ کہے) دس بار حمد بیان کرے (الحمدللہ کہے) اور دس بار اللہ کی بڑائی بیان کرے (اللہ اکبر کہے)۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہیں اپنی انگلیوں پر شمار کرتے ہوئے دیکھا ہے، آپ نے فرمایا:

فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَأَلْفٌ فِي المِيزَانِ

یہ تو زبان سے گننے میں ڈیڑھ سوا ہوئے لیکن یہ (دس گنا بڑھ کر) میزان میں ڈیڑھ ہزار ہو جائیں گے۔

اور (دوسری خصلت وعادت یہ ہے کہ) جب تم بستر پر سونے جاؤ تو سو بار سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمدللہ کہو، یہ زبان سے کہنے میں تو سو ہیں لیکن میزان میں ہزار ہیں، (اب بتاؤ) کون ہے تم میں جو دن ورات ڈھائی ہزار گناہ کرتا ہو؟ لوگوں نے کہا: ہم اسے ہمیشہ اور پابندی کے ساتھ کیوں نہیں کرسکیں گے؟ آپ نے فرمایا: (اس وجہ سے) کہ تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہوتا ہے، شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اس سے کہتا ہے: فلاں بات کو یاد کرو، فلاں چیز کو سوچ لو، یہاں تک کہ وہ اس کی توجہ اصل کام سے ہٹا دیتا ہے، تاکہ وہ اسے نہ کرسکے، ایسے ہی آدمی اپنے بستر پر ہوتا ہے اور شیطان آکر اسے (تھپکیاں دیدے کر) سلاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ (بغیر تسبیحات پڑھے) سوجاتا ہے۔

سنن الترمذی:3410، قال الالبانی:صحیح

دس غلام آزاد کرنے کا ثواب، سونیکیاں، سوگناہ معاف، شیطان سے حفاظت:

جو شخص دن بھر میں سو مرتبہ یہ دعا پڑھے گا:

لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ المُلْكُ وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

نہیں ہے کوئی معبود، سوا اللہ تعالیٰ کے، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا ہے۔ اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

تو اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔ سو نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جائیں گی اور سو برائیاں اس سے مٹا دی جائیں گی۔ اس روز دن بھر یہ دعا شیطان سے اس کی حفاظت کرتی رہے گی۔ تا آنکہ شام ہو جائے اور کوئی شخص اس سے بہتر عمل لے کر نہ آئے گا، مگر جو اس سے بھی زیادہ یہ کلمہ پڑھ لے۔

صحیح البخاری:3293

قیامت کے دن اس کلمہ سے بہتر کوئی کلمہ نہیں لا سکے گا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جو شخص صبح و شام سو مرتبہ یہ کلمہ پڑھے:

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ

روز قیامت کوئی بھی اس سے بہتر کلمہ نہیں لے کر آئے گا مگر وہ شخص جو اس جیسا کلمہ لائے یا اس سے زیادہ۔

صحیح مسلم:2692

سمندر کی جھاگ کے برابر گناہ معاف:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، حُطَّتْ خَطَايَاهُ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ البَحْرِ

جو شخص ایک دن میں سو مرتبہ (سبحان اللہ وبحمدہ) پڑھے، اس کی خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں، اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

صحیح البخاری:6405

سو تیار گھوڑوں، سو جانور قربان کرنے اور سو غلام آزاد کرنے سے بہتر کلمات:

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی، اور میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے کوئی عمل بتلائیے، میں بوڑھی اور ضعیف ہو گئی ہوں، میرا بدن بھاری ہو گیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

كَبِّرِي اللَّهَ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَاحْمَدِي اللَّهَ مِائَةَ مَرَّةٍ، وَسَبِّحِي اللَّهَ مِائَةَ مَرَّةٍ خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ

فَرَسٍ مُلْجَمٍ مُسْرَجٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَخَيْرٌ مِنْ مِائَةِ بَدَنَةٍ، وَخَيْرٌ مِنْ مِائَةِ رَقَبَةٍ

سو بار ''اللہ اکبر''، سو بار ''الحمدللہ''، سو بار ''سبحان اللہ'' کہو۔ یہ ان سو گھوڑوں سے بہتر ہے جو جہاد فی سبیل اللہ میں مع زین و لگام کے کس دیئے جائیں، اور سو جانور قربان کرنے، اور سو غلام آزاد کرنے سے بہتر ہیں۔

سنن ابن ماجہ: 3810، قال الالبانی: حسن

ترازو کو بھر دینے والے کلمات:

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ، وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَآَنِ - أَوْ تَمْلَأُ - مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ

اور (الحمدللہ) پورے میزان کو بھر دیتا ہے، اور (سبحان اللہ والحمدللہ) آسمان اور زمین کے درمیان موجود سارے خلا کو بھر دیتا ہے۔

صحیح مسلم: 223

سید الاستغفار:

(اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لاَ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ)

اے اللہ! تو میرا پرودگار ہے، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں، اور میں اپنی طاقت کے مطابق تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں، میں نے جو کچھ کیا اس کے شر سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں، میں اپنے اوپر تیری نعمتوں کا اعتراف اور اپنے گناہگار ہونے کا اعتراف کرتا ہوں، لہذا تو مجھے معاف کر دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں۔

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا، فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا، فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ

جو شخص اسے شام کے وقت یقین کے ساتھ پڑھ لے اور اسی رات میں اس کو موت آ جائے تو وہ سیدھا جنت میں جائے گا، اسی طرح جو اسے صبح کے وقت یقین کے ساتھ پڑھ لے اور اسی دن اس کی موت آ جائے تو وہ بھی سیدھا جنت میں جائے گا۔

صحیح البخاری:6306

ہر موحد لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ کہنے والا ذرہ برابر خیر و بھلائی کی موجودگی میں جہنم سے نکل آئے گا:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، وَفِي قَلْبِه وَزْنُ شَعِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، وَفِي قَلْبِه وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ، وَفِي قَلْبِه وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ

”جس شخص نے کہہ لیا: (لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ) (نہیں ہے کوئی الٰہ مگر اللہ ہی) اور اس کے دل میں جَو (شعیرہ) برابر بھی بھلائی ہے تو وہ (بالآخر) جہنم سے ضرور نکلے گا، اور جہنم سے وہ شخص ضرور نکلے گا جس نے (سچے دل سے) (لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ) (نہیں ہے کوئی الٰہ مگر اللہ ہی) پڑھ لیا اور اس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر خیر ہے اور جہنم سے (وہ بھی) ضرور نکلے گا جس نے (سچے دل سے) (لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ) (نہیں ہے کوئی الٰہ مگر اللہ ہی) پڑھ لیا اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی خیر ہے“۔

صحیح البخاری:44

❀❀❀❀

رائٹر: حافظ زبیر بن خالد مرجالوی حفظہ اللہ

ہمارے خطبات اور دروس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کیجئے

کال کے لیے:
حافظ زبیر بن خالد مرجالوی
03086222418

واٹس ایپ رابطہ کے لیے:
03111701903
03026604440